Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵، نمبر ۱۷۴، جمعرات ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ، ۳۰ وفا ۱۳۶۰ ہش، ۳۰ جولائی ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ؛ ٹیلیفون: ۴۴۹ ؛ قیمت: ۵۵ پیسے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ وفا / جولائی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضورِ انور ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں احباب کرام خاص توجہ سے اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لیے خصوصی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور اپنی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اپنی صحت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ انتہائی کمزوری لاحق ہے۔ صبح کے وقت اتنی کمزوری ہوتی ہے کہ اٹھا بھی نہیں جاتا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کی صحت و سلامتی کے لیے رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خصوصی توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین ؛

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

لیلۃ القدر سے مراد تاریکی کا زمانہ ہے جبکہ ظلمت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی لیلۃ القدر کا زمانہ تھا جبکہ آنحضرت کا نور آسمان سے نازل ہوا تھا

لیلۃ القدر کی تاریکی کے زمانہ میں جو شخص خدا تعالیٰ کا حقیقی پرستار ہوگا وہ بڑا قابلِ قدر ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ

إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(القدر: ۲ تا ۶)

ترجمہ:۔ ہم نے یقیناً اس (قرآن) کو ایک (عظیم الشان) تقدیر والی رات میں اتارا ہے اور (اے مخاطب!) تجھے کیا معلوم ہے کہ (یہ عظیم الشان) رات جس میں تقدیریں اترتی ہیں کیا شے ہے۔ یہ (عظیم الشان) تقدیروں والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ (ہر قسم کے) فرشتے اور (کامل) روح اس (رات) میں اپنے رب کے حکم سے تمام (دینی و دنیوی) امور لیکر اترتے ہیں (پھر فرشتوں کے اترنے کے بعد تو) سلامتی (ہی سلامتی ہوتی) ہے (اور) یہ (حال) صبح کے طلوع ہونے تک (رہتا) ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: قُولِي اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔

(ترمذی کتاب الدعوات ص۹۰)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس میں میں کیا دعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ تم یوں دعا کرنا: اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے، بخشش کو پسند کرتا ہے مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے۔

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"ہم لیلۃ القدر کے دونوں معنوں کو مانتے ہیں ایک وہ جو عرف عام میں ہیں کہ بعض راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدا تعالیٰ ان میں دعائیں قبول کرتا ہے اور ایک اس سے مراد تاریکی کے زمانہ کی ہے جس میں عام ظلمت پھیل جاتی ہے۔ حقیقی دین کا نام و نشان نہیں رہتا۔ اس میں جو شخص خدا تعالیٰ کے سچے متلاشی ہوتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں وہ بڑے قابلِ قدر ہوتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بادشاہ ہو اور اس کا ایک بڑا لشکر ہو۔ دشمن کے مقابلہ کے وقت سب لشکر بھاگ جاوے اور صرف ایک یا دو آدمی رہ جاویں اور انہیں کے ذریعہ سے اسے فتح حاصل ہو تو اب دیکھ لو کہ ان ایک یا دو کی بادشاہ کی نظر میں کیا قدر ہوگی پس اس وقت جبکہ ہر طرف دہریت پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی تو قول سے اور کوئی عمل سے خدا تعالیٰ کا انکار کر رہا ہے۔ ایسے وقت میں جو خدا تعالیٰ کا حقیقی پرستار ہوگا وہ بڑا قابل قدر ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی لیلۃ القدر کا زمانہ تھا۔ اس وقت کی تاریکی اور ظلمت کی بھی کوئی انتہا نہ تھی۔ ایک طرف

۴

یہود گمراہ۔ ایک طرف عیسائی گمراہ۔ ادھر ہندوستان میں دیوتا پرستی، آتش پرستی وغیرہ گویا سب دنیا میں بگاڑ پھیلا ہوا تھا۔ اس وقت بھی جبکہ ظلمت انتہا تک پہنچ گئی تھی تو اس نے تقاضا کیا تھا کہ ایک نور آسمان سے نازل ہو سو وہ نور جو نازل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تھی۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ظلمت اپنے کمال کو پہنچتی ہے تو

باقی ص۴

عید مبارک

(از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید، ربوہ)

عید مبارک ہو! تمام بھائیوں، بہنوں اور اطفال و ناصرات کو جنہیں رمضان المبارک میں روزے رکھنے کی عبادت کرنے کی اور دل کی بشاشت کے ساتھ اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

عید مبارک ہو! خصوصاً ان ننھے مجاہدین کو جو اپنے معصوم دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت لئے ہوئے اپنے چھوٹے سے جیب خرچ سے کچھ بچا کر اسلام کی ترقی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ!

اللہ تعالیٰ ان کے خلوص اور مال اور جان اور رزق میں برکت دے اور انہیں حسناتِ دارین سے نوازے (آمین!)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

۳۰ وفا ۱۳۶۰ ہش

تقویٰ اللہ کی عظیم الشان برکات

ہر چند کہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (المائدہ آیت ۲۸) کی رو سے تقوے کی یہ ایک نہایت عظیم الشان برکت ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان کے جملہ نیک اعمال عند اللہ مقبول ہو کر انسان کو اجر و ثواب سے مالا مال کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ تاہم اس عظیم الشان برکت کے علاوہ تقوے کے نتیجہ میں دنیا اور آخرت کی نعمتوں کے دروازے مومنوں پر برنگ انعام کھولے جاتے ہیں اور وہ ہر لحاظ سے عند اللہ فائز المرام قرار پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تقوے کی اس اہمیت پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور فی الوقت تقوے کی اس اہمیت کی طرف توجہ دلانا ہی ہمارے مدنظر ہے۔

جہاں تک تقوے کے نتیجہ میں دنیوی نعمتوں کے میسر آنے کا تعلق ہے اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ یہ نعمتیں غیر متقیوں کو بھی عطا کی جاتی ہیں۔ لیکن انہیں مادی نعمتوں کا عطا کیا جانا برنگ ابتلا ہوتا ہے۔ اسی لئے غیر متقی لوگ ان نعمتوں سے استفادہ میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ خدا سے غافل ہو کر کلیتہً انہیں کے ہو رہتے ہیں اور یہ ان کے لئے قسم ہا قسم کی پریشانیوں، ناکامیوں اور نامرادیوں کا موجب بن کر انہیں حسرت و یاس اور بے چینی و اضطراب میں مبتلا کئے بغیر نہیں رہتیں۔ برخلاف اس کے متقیوں کو یہ نعمتیں برنگ انعام ملتی ہیں اور ان میں شکر گزاری کا مادہ پیدا کر کے انہیں اور زیادہ خدا کے قریب لے آتی ہیں اور روحانی خوشی و خوشحالی پر منتج ہو کر انہیں اگلے جہان کی آسودگی سے مالا مال کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

سب سے بڑی نعمت جو متقیوں کو اس دنیا میں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ انہیں ہر قسم کے ہموم و غموم اور پریشانیوں سے جو اس دنیوی زندگی کا خاصہ ہیں نجات عطا کی جاتی ہے اور سرور ابدی اسی جہان میں ان کے لئے مقدر کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ یہاں بھی دم نقد بہشت میں ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ تقوے کی اس سب سے بڑی نعمت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ (مریم آیات ۷۲، ۷۳)

ترجمہ: تم میں سے ہر شخص اس (دوزخ) میں جانے والا ہے۔ یہ خدا کا ایسا پکا وعدہ ہے جو ہو کر رہنے والا ہے اور ہم متقیوں کو بچا لیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے

یہاں اگرچہ دوزخ کا ذکر ہے لیکن یہ وہ دوزخ نہیں ہے جس میں کافروں، فاسقوں اور ظالموں کو اگلے جہان میں ڈالا جائے گا۔ بلکہ یہ وہ دوزخ ہے جو ہموم و غموم اور پریشانیوں کی شکل میں ہر انسان کے لئے اسی دنیا میں رونما ہوتی ہے۔ کافر ہو یا مومن اس دنیا میں سب کو ہی ہموم و غموم اور پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اگلے جہان کی دوزخ تو صرف اور صرف کافروں، نافرمانوں اور ظالموں کی سزا دہی کے لئے مخصوص ہے۔ حقیقی مومنوں کو تو اس کی ہوا بھی نہیں لگے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا (الانبیاء آیت ۱۰۳) یعنی مومن دوزخ سے اتنی دور ہونگے کہ انہیں اس کی آواز بھی سنائی نہیں دے گی۔ سورہ مریم کی مذکورہ بالا آیات سے صاف ظاہر ہے کہ ان میں جس دوزخ کا ذکر ہے۔ اور جس میں ہر ایک کے لئے جانا مقدر ہے وہ ہموم و غموم کی شکل میں اسی دنیا میں رونما ہوتی ہے متقیوں کو اللہ تعالیٰ ان ہموم و غموم سے جو انسانی زندگی کا ایک خاصہ ہیں نجات عطا کرتا ہے۔ جبکہ ظالم اور فاسق ان میں مبتلا ہو کر انہیں میں گھلتے رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے یہ ہموم و غموم عذاب کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ تقوے کی اس سب سے بڑی نعمت کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتا ہے:

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۖ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (الزمر آیت ۶۲)

ترجمہ: اور اللہ متقیوں کو ہر قسم کی تکلیفوں سے نجات بخشے گا اور ساتھ ہی وہ کامیابی عطا کرے گا جو ان کی شان کے مطابق ہوگی نہ تو کوئی تکلیف ان کو پہنچے گی اور نہ وہ (کسی گزشتہ کوتاہی پر) غم کریں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے متقیوں کو اس دنیا میں ہموم و غموم سے نجات کی ہی بشارت نہیں دی ہے بلکہ انہیں اخروی نعمتیں عطا کئے جانے کی بشارت سے بھی نوازا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ (الزخرف آیت ۳۶)

ترجمہ: اور آخرت (کا آرام) تیرے رب کے فیصلہ کے مطابق متقیوں کے لئے مخصوص ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ دینی اور دنیوی فلاح کا مدار تقوے پر ہے۔ خدا تعالیٰ دینی و دنیوی ترقیات اور فلاح دارین انہی کو عطا کرتا ہے جو اپنے آپ کو تقوے کے نور سے منور کرتے ہیں اور تقوے کی روح سے مملو ہو کر اعمال حسنہ بجا لاتے ہیں۔ اسی لئے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس نے تقوے کے حصول پر بہت زور دیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

۱۔ "تقوے خلاصہ ہے کہ تمام صحف مقدسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ (یعنی تقوے) میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے۔"

(المحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۷)

۲۔ "جہاں تقوے اور طہارت نہیں وہاں حسنہ، حسنہ نہیں اور کوئی نیکی، نیکی نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں فرماتا ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ قرآن بھی ان لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقوے اختیار کریں۔" (المحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء)

۳۔ "انسان جب متقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے غیر میں فرقان رکھ دیتا ہے۔ اور پھر اس کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے، نہ صرف نجات بلکہ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ پس یاد رکھو جو خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو مشکلات سے رہائی دیتا ہے اور انعام و اکرام بھی کرتا ہے۔ (یعنی فلاح سے بھی نوازتا ہے۔)

(المحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

۴۔ "آدم سے لے کر آج تک کسی کو تقوے کے سوا فتح نہیں ہوئی۔ فتح کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ فتح صرف اسی کو ہو سکتی ہے۔ جس کا بحر تقوے میں سب سے بڑھ کر ہو۔ تقوے کا پودا قائم ہو جائے تو اس کے ساتھ زمین و آسمان اُلٹ سکتے ہیں۔"

(المحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں

سلسلۂ خلافت کے متعلق ایک اہم سوال کا جواب

(از محترم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور)

محترم احسان الٰہی صاحب اسلام آباد نے استفسار فرمایا تھا کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کے معاً بعد خلافت قائم ہوئی تھی اور اگر ہوئی تھی تو آپ کے پہلے خلیفہ کا نام کیا تھا اور وہ کہاں مدفون ہیں۔ ذیل میں قارئین الفضل کے استفادہ کیلئے میں ان کا سوال اور اسکا جواب درج کر رہا ہوں۔

شیخ عبدالقادر

مکرمی محترم جناب شیخ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے بارہ میں آپ کے تحقیقی اور علمی مضامین اخبار الفضل میں شائع شدہ میں ایک غیر از جماعت دوست کو پڑھنے کے لئے دیتا رہا ہوں مگر ان مضامین سے اس کی تسلی نہیں ہوئی۔ اس دوست کا کہنا ہے کہ ہر نبی کی وفات کے بعد اس کے مشن کی تکمیل کے لئے خلافت قائم ہوتی ہے۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا ہے کہ اگر مسیح علیہ السلام فوت شدہ ہیں تو پھر کیا ان کی وفات کے معاً بعد کوئی خلافت قائم ہوئی تھی اور اگر ہوئی تھی تو ان کے یعنی حضرت مسیحؑ کے پہلے خلیفہ کا نام کیا تھا؟ میں نے اسے جواباً بتلایا کہ پاپائیسی (papacy) مسیحؑ کی خلافت ہے جو اب بھی قائم ہے۔ اس پر اس غیر احمدی دوست کا کہنا ہے کہ پاپائیسی تو حضرت مسیحؑ کو جب آسمان پر زندہ اٹھا لیا گیا اس کے تقریباً دو سو سال بعد شروع ہوئی اور اسے کوئی بھی مسلمان خلافت حقہ نہیں مانتا۔

آپ نے حضرت مسیح کی وفات کے بارہ میں بہت تحقیق کی ہے اس لئے گذارش ہے کہ آپ تاریخ کے حوالے سے بتلائیں کہ کیا حضرت مسیحؑ کی وفات کے معاً بعد آپ کی خلافت قائم ہوئی تھی اور اگر ہوئی تھی تو آپؑ کے پہلے خلیفہ کا کیا نام ہے اور وہ کہاں مدفون ہے؟ اُمید ہے آپ کی طرف سے اس سوال کا جواب موصول ہونے پر میرے مذکورہ بالا غیر احمدی دوست کی وفات مسیحؑ کے بارہ میں انشاء اللہ تسلی ہو جائے گی۔ لہٰذا گذارش ہے کہ میرے اس دوست کے سوال کا جواب انہیں پہلی فرصت میں ارسال فرمائیں جس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں گا۔

والسلام

خاکسار

احسان الٰہی

مکان نمبر ۱۔ اسٹریٹ نمبر ۳۰۔ G-6/1-3 اسلام آباد

مکرمی معظمی جناب احسان الٰہی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا مکتوب مورخہ ۸ جولائی ۸۱ء موصول ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت قائم ہوئی تھی یا نہیں؟ اس سوال کے جواب میں بعض حقائق قابل غور ہیں۔ تفصیل پیش خدمت ہے۔

عمر مبارک ایک سو بیس سال

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر جبریلؑ کے توسط سے حضورؐ کے آخری حصہ عمر میں جو انکشافات ہوئے ان میں یہ بات سر فہرست ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال ہوئی ہے بروئے انجیل ۳۳ سال کی عمر میں صلیب دی گئی اس کے بعد کیا ہوا لوگ ماننے لگے زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے۔ بہر کیف ۸۷ سال کا دور زندگی پردۂ اخفا میں ہے۔

انجیل یوحنا کا آخری فقرہ بڑا معنی خیز ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ کے انجیلی حالات بہت ہی قلیل ہیں اصل حالات بے حد و حساب اور بے پایاں نہیں۔ ان مخفی حالات سے آج پردہ اٹھ رہا ہے۔ کچھ روشنی ہوئی ہے۔ مکمل انکشافات کا انتظار ہے۔ موجودہ ماخذ کے پیش نظر مذکورہ سوال کے جواب میں بعض تاریخی باتیں قابل غور ہیں۔

آثارِ مصر سے اناجیل کا انکشاف

مصر کے آثار سے قرونِ اولیٰ کے باطنی عیسائیوں کی لائبریری منکشف ہوئی ہے یہ صحیفے یونیسکو کے تعاون سے شائع ہو چکے ہیں۔ کتاب کا نام

THE NAG HAMMADI LIBRARY IN ENGLISH

"ناگ حمادی لائبریری ان انگلش"

ان صحائف میں کچھ اناجیل بھی ہیں مثلاً قبطی زبان میں انجیل توما۔ اس میں حضرت مسیح ناصری کے ۱۱۴ اقوال درج ہیں۔ یہ اقوال ایک پرانی انجیل کے ہیں۔ جو کہ شروع میں یعنی قرون اولیٰ میں آرامی زبان میں مرتب ہوئی بعد میں یونانی اور قبطی ترجمہ ہوا۔ انجیل توما سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی ہجرت کے وقت نیابت کا مسئلہ پیدا ہوا تھا صلیبیت کے بعد حضرت مسیح شاگردوں سے ملے۔ ان سے باتیں ہوئیں کچھ عرصہ کے بعد جب ان سے جدا ہونے لگے تو شاگردوں نے پوچھا۔

"آپ تو ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ کے بعد ہم پر آفیسر کون ہوگا؟"

The disciples said to Jesus, "we know that you will depart from us. Who is to be our leader? Jesus said to them, wherever you are, you are to go to James the right-eous, for whose sake heaven and earth came into being. (saying 12)

The Nag Hammadi Library in English P. 119

شاگردوں نے یسوع کو کہا ہمیں پتہ ہے آپ ہمیں چھوڑ کر ہم سے جدا ہو رہے ہیں آپ کے بعد ہمارا سردار کون ہوگا؟

یسوع نے جواب دیا۔ تم جہاں کہیں بھی ہو یعقوب کے پاس جانا وہ الصادق ہے یعنی ایسا مردِ مومن جو شان لولاک رکھنے والا ہے وہ تمہارا سردار ہوگا

انجیل سے معلوم ہوتا ہے شاگردوں کے درمیان یعقوب قول فیصل رکھنے والا امیر تھا (اعمال ۱۵/۱۹)

پطرس کی نیابت

یعقوب حواری شہید ہو گئے۔ آپ کے بعد کلیسا میں نیابت مسیح کے سلسلہ میں پطرس نے خاص مقام حاصل کر لیا۔ بابل اور ایشیائے کوچک سے لے کر انطاکیہ تک کے لوگ پطرس کے تابع تھے۔ پطرس کی اس نیابت کے لئے حضرت مسیحؑ کے ارشادات بھی موجود ہیں۔

نئی زندگی پانے کے بعد حضرت مسیحؑ نے تین دفعہ اپنے شاگردوں کو ارشاد فرمایا

"شمعون پطرس تو مرے بڑے چرا میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر تو میری بھیڑیں چرا۔

(یوحنا ۲۱/۱۵-۱۷)

صلیب سے فرمایا۔

"میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دوں گا۔

(متی ۱۶/۱۸-۱۹)

حواری یوحنا کا دور

پطرس کے بعد یوحنا نے نیابت کا کام سنبھال لیا یوحنا نے سو سال سے اوپر عمر پائی آخری عمر میں اُسے لوگ اُٹھا کر چرچ میں لاتے آپ یہ کہتے "چھوٹے بچو آؤ۔ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں"

اور اٹھا کر لوگ واپس لے جاتے ایشیائے کوچک کے کلیساؤں میں یوحنا کا سب سے بڑا مقام تھا۔ بشپ ارینیوس (۱۸۰ء) کی تحریرات گواہ ہیں۔

صحیفہ یعقوب کا حوالہ

مصر کے آثار سے جو باطنی لٹریچر ملا ہے اس میں ایک صحیفہ یعقوب کے نام سے منسوب ہے۔ یہ باطنی صحیفہ تیسری صدی میں مرتب ہوا۔ اس میں ہے کہ صلیب کے بعد مُردوں میں سے زندہ ہو کر حضرت مسیح ۵۵۰ دن تک شاگردوں سے ملتے رہے آپ نے پیش آمدہ ذمہ داریوں کے لئے یعقوب اور پطرس کو تیار کیا اور پھر جدا ہو کر آسمان پر چلے گئے اس کے بخلاف انجیل توما میں ہے کہ یعقوب کو نیابت دے کر آپ حواریوں کو چھوڑ کر ان سے جدا ہو گئے۔ گویا آسمان پر جانا بعد کی روایت ہے۔ بہر حال یہ بات واضح ہے کہ آپ نے اپنے بعض حواریوں کو نیابت کے لئے تیار کیا تھا۔ جنہوں نے باحسن وجوہ اس فرض کو سرانجام دیا۔

کشمیر میں وفات اور آپکے خلفاء

قرون اولیٰ کی ایک کتاب صحیفہ یوزآسف ہے اس کے آخر میں ایک روایت ہے کہ یوزآسف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہر سے آیا ہوا ایک پیغمبر تھا وہ اپنی منتشر امت کا جامع تھا وہ کشمیر میں وارد ہوا جب وقت آخر آگیا تو اپنے شاگرد ابا بید کو اپنا جانشین اور امت کا سردار مقرر کیا فوت ہو گیا اور اعلیٰ علیین میں چلا گیا۔

The Wisdom of Balahar by D. M Kang P. 3)

عبرانی میں ابا بید اَبا یعدٗ ہے۔ اس کے معنے ہیں " پیچھے آنے والا بانی " یہ ایک خطاب ہے جو کہ حضرت مسیح ناصری کے پہلے جانشین کو دیا گیا۔

احادیث مسیح ہرات کے آثار میں

مغربی افغانستان کے شہر ہرات کے گرد و نواح میں ایک قدیم فرقہ کے آثار اب تک موجود ہیں جو اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم کے سچے پیرو سمجھتے ہیں۔ لیکن ویسے مسلمان ہیں ایک یورپین مصنف او۔ ایم برک نے ان کے کچھ حالات اپنی کتاب "Among the Dervishes" میں لکھے ہیں۔

ان لوگوں کا علی الاعلان یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر سے بچ گئے تھے اور اپنے دوستوں اور ہمدردوں کی مدد سے مخفی طور پر افغانستان اور کشمیر کی طرف آگئے اور یہیں پر آباد ہو گئے اور یہاں آن کر آپ یوز آسف کے طور پر معروف ہوئے۔ کشمیر میں وفات پائی۔ آپ کے بعد نسلاً بعد نسل ساٹھ پیشرو آپ کے سلسلے میں پیدا ہوئے۔ ساٹھواں سربراہ

ابا یحییٰ

ہے جو کہ اس فرقے کا مرشد زندہ ہے۔ اس فرقہ کے پاس احادیث مسیحؑ کے نام سے ایک صحیفہ ہے جس میں حضرت مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات درج ہیں۔ او۔ ایم برک نے سلسلہ کے سربراہ ابا یحییٰ سے باتیں کیں یہ مکالمہ ۱۹۷۳ء میں شائع ہو گیا۔ ابا یحییٰ کو حضرت مسیح کے خلفاء کے نام ازبر یاد ہیں اور کتاب احادیث مسیح اس پر گواہ ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح کا پہلا جانشین ابا بید تھا اور آخری کو ابا یحییٰ کے نام سے پیروکاروں نے پکارا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتاب احادیث مسیح ایک مخفی روایت کی حامل ہے۔

ابا یحییٰ کے بیان کے لئے ملاحظہ ہو۔

Among the Dervishes by O.M Bunker, London 1973 P. 12

ان حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد نیابت اور خلافت کا سلسلہ جاری ہوا تھا۔ نیابت ہجرت کے بعد۔ اور خلافت وفات کے بعد۔

آخر میں یہ ذکر بھی خالی از دلچسپی نہیں ہوگا کہ پشاور کے قریب چارسدہ کی کھدائی میں ایک چھوٹا مجسمہ برآمد ہوا ہے جو کہ مقدس پطرس کا ہے۔ مقدس پطرس لباس فاخرہ میں ہیں ایک ہاتھ اٹھا کر برکت دے رہے ہیں۔ اور تخت نیابت پر بیٹھے ہیں۔ حضرت مسیحؑ نے فرمایا تھا کہ میرے حواری بارہ تختوں پر بیٹھ کر میری نیابت اور اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کریں گے۔ (متی ۱۹/۲۸)

اس مجسمہ کی صورت میں پطرس کے لئے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ کسر صلیب کے باب میں نئے نئے انکشافات ہو رہے ہیں۔ فی الحال انہی امور پر اکتفا کرتا ہوں۔

نصرت جہاں سکیم ★ خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان

مکرم کیپٹن نثار احمد صاحب (ریٹائرڈ) لاہور چھاؤنی

حضرت بلالؓ کی سرزمین میں جب احمدی مبلغین پہنچے تو انہوں نے وہاں خدائے واحد کا حقیقی تصور پیش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا نقشہ کھینچا اور حضرت اقدس ..... کا دعویٰ اور تعلیم۔ قرآن مجید کے عین مطابق پیش کی تو چند روحیں ایمان لے آئیں اور پھر آہستہ آہستہ ان میں بیداری پیدا ہوتی گئی اور ان کے سینے کھلتے گئے پھر ہزاروں پھر لاکھوں۔ تثلیث اور بت پرستی کے گھپ اندھیرے سے نکل کر خدائے واحد کے ٹھنڈے نور کے سایہ تلے سانس لینے لگے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نے ان کا احاطہ کر لیا۔ خدا کے اس پیارے بندہ کو جس کی تعلیم نے اُن کے ذہن بدل دیئے۔ زنگ آلود دل مصفا ہو گئے اُس کو تو وہ نہ دیکھ سکے لیکن اس کے نائبین میں سے کسی ایک کو دیکھنے کی تمنا اُن کے دلوں میں بڑھتی رہی۔ ان کو اپنے درمیان دیکھنے کے لئے بے چین تھے۔ انہوں نے ہر گھڑی دعائیں کیں اور خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود رہے آخر سمیع و علیم خدا نے ان کی دل کی بیقراری کو دیکھتے ہوئے ان کی دعاؤں کو قبولیت بخشی اور قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو اُن کے درمیان بھیج دیا۔ اُن کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی وہ دیوانے ہوئے جاتے تھے۔ اپنے آپ کو ان راہوں پر بچھانے کے لئے تیار تھے جن راہوں سے پیارے وجود نے گزرنا تھا۔ وہ ایسی بلندیوں پر پہنچ گئے تھے کہ انہیں اپنی پستیوں کا احساس ہی نہ رہا ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے بھی ان کو احساس نہ ہونے دیا کہ وہ پسماندگی کا شکار ہیں۔ دنیا اُن کو حقارت سے دیکھتی ہے۔ ہمارا پیارا آقا جس نے انسانیت زندہ باد کا نعرہ دیا نے ہر بچے اور بوڑھے کو سینے سے لگایا۔ اُنہیں پیار دیا۔ محبت دی۔ جہاں وہ اپنے آپ کو راستوں پر بچھانے کے لئے تیار تھے وہاں اس مجسم پیار نے اُن کے لئے اپنا سینہ کھول دیا۔ مرجھائے ہوئے چہروں کو اپنے حسین ہونٹوں کی لمس سے کھلا دیا۔ اور اُن کو باور کرایا کہ تم اس حسین اور عظیم بلالؓ کے ہموطن اور ہم قوم ہو جنہیں حضرت عمرؓ سیدنا بلالؓ کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔ اُن کی جھکی ہوئی گردنیں فرطِ مسرت سے اونچی ہو گئیں۔ ان کی زبانیں جو صدیوں سے مقفل تھیں بے ساختہ اللہ اکبر پکار اٹھیں۔

جہاں خدا تعالیٰ نے ان کی درد بھری دعاؤں کو قبولیت بخشتے ہوئے حضرت مرزا ناصر احمد کو ان کے درمیان بھیج دیا۔ وہاں اُسی خدا نے حضرت بلالؓ (جس نے خدا تعالیٰ کی سربلندی کے لئے انسانی تصور سے بھی زیادہ ظلم برداشت کئے) کی قوم کا جذبۂ عشق دیکھ کر ان کی روحانی۔ جسمانی بیماریوں اور تعلیمی ترقی کے لئے افریقہ کے ہی ایک ملک میں بشارت دی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا "گیمبیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ ارشاد ہوا کہ ..... کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کر دیئے جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو موجودہ نسل پا لے"

اس خدائی اشارہ میں ایک الٰہی جنگ کی نشان دہی کی گئی تھی جو افریقہ کے ممالک میں لڑی جانے والی تھی۔ جس کے لئے ضرورت تھی روحانی بیماریوں کے مٹانے والے ہتھیاروں کی جسمانی بیماریوں کو ختم کرنے کے لئے اسلحہ کی ذہنوں کے جلاء کے لئے تعلیمی منصوبہ کی اور سب سے بڑھ کر اسوہ حسنہ اور پیار و محبت کے تیروں کی جو ان کے دلوں کو گھائل کر کے خدائے واحد کے حضور سربسجود کرا دے۔

یہ جنگ ایک عظیم نشان ہے جو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے لڑی گئی۔ جس کا نتیجہ دس سال کے قلیل عرصہ میں سو فیصد نکلا۔ چنانچہ بیرالیون کے نائب صدر نے فرمایا "میں ہمیشہ ہی سے احمدیت کا مداح اور خیر خواہ رہا ہوں۔ بعض لوگ اس میری محبت اور عقیدت کو پسند نہیں کرتے۔ میں انہیں بتاتا ہوں کہ احمدیت ایک سچائی ہے اور سچائی کے لئے دن رات بے لوث خدمت کر رہی ہے۔ بارہ سیکنڈری سکول اور پچاس پرائمری سکول چلانا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ کام صرف اخلاص، جذبہ اور نیک نیتی جیسی خوبیوں سے آراستہ ہو کر سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ میڈیکل کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات آبِ زر سے لکھی جانی چاہئیں۔ ہم جو آج مسلمان ہونے کا دعویٰ لئے پھرتے ہیں اس میں اوّلیت کا سہرا احمدی مبلغین کے سر ہے۔ احمدی مبلغین نے دن رات اس ملک کی خدمت کر کے لاج رکھ لی۔

(الفضل ۱۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

اس عظیم نشان میں اور بھی متعدد نشان پوشیدہ ہیں جن کا تذکرہ ہمیں ایسے پیارے کی گود میں لے جاتا ہے جو اس کائنات کا خالق ہے اور بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں اے ہمارے پیارے تیری ذات سب سے بلند ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

اس فرصت میں ہمیں صرف تین نشانوں کا تذکرہ مقصود ہے۔

مالی قربانی کا نشان

احباب جماعت احمدیہ گزشتہ ایک صدی سے مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ یہ قربانی ہر احمدی کی ایک غذا بن چکی ہے۔ جس طرح عمر کے ساتھ ساتھ غذا کی مقدار بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کا آغاز جو یقیناً ایک بچپن کا زمانہ تھا اب بھرپور جوانی کی طرف رواں دواں ہے اس کی روحانی غذا کا بڑھنا بھی ضروری ہے۔ سو ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے ۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں سکیم کا آغاز کرتے ہوئے خدائی ارشاد کے مطابق ایک لاکھ پونڈ کا مطالبہ جماعت کے سامنے پیش کیا (اس وقت چندہ عام۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندے جماعت ادا کر رہی تھی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کا مطالبہ بشاشتِ قلب سے کچھ عرصہ پہلے ادا کر چکی تھی اس کے علاوہ بیسیوں چھوٹی چھوٹی مالی قربانیوں میں حصہ لے چکی تھی) تو ان حریص بندوں نے اپنی غذا میں اضافہ دیکھ کر اپنی جھولیاں پھیلا دیں اور ۵۳ لاکھ کے وعدے پیش کر دیئے اور اس غذا سے پوری طرح سیر ہوئے۔

اس نشان میں بھی ایک نشان پوشیدہ تھا کہ تریپن ۵۳ لاکھ روپے میں سے ۲۳ سیکنڈری سکول ۱۷ ہسپتال (جہاں تقریباً ۲ لاکھ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا) بنانے کے بعد اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سکیم کا اب سالانہ بجٹ ۴ کروڑ تک پہنچ گیا ہے۔ ہمارے سچے خدا نے سچ ہی تو فرمایا تھا

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

(البقرہ ۲۶۲)

یعنی جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں خرچ کرتے ہیں ان (کے اس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہوتی ہے جو سات بالیں اُگائے (اور) ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی بڑھا کر (بڑھا کر) دیتا ہے اور اللہ وسعت والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

معجزانہ شفاء کا نشان

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے مالی تحریک کے ساتھ ہی ان ممالک میں دُکھی انسانیت کے جسمانی علاج کے لئے ڈاکٹروں کو پکارا۔ پکار احمدی ڈاکٹروں کے کانوں تک پہنچی ہی تھی کہ انہوں نے بغیر کسی تاخیر کے لبیک کہا اور آپ کی آواز کی طرف کھنچے چلے آئے۔ وہ جانتے تھے کہ ہمیں ہر لحاظ سے مکمل ہسپتالوں میں خدمت کیلئے نہیں بلوایا گیا۔ بلکہ ایسے ہسپتالوں کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا ہے۔ جن کی اپنی کوئی عمارت نہیں مریضوں کے علاج کے لئے نہ جراحی کا سامان ہے اور نہ ہی ادویہ۔ اُنہیں یقین تھا کہ ہمیں معمولی یا کچے کمروں میں کام سرانجام دینا ہوگا۔ بجلی بھی شاید ضرورت کے مطابق میسر نہ ہو۔ مریضوں کے پہنچنے کے لئے راستے بھی کٹھن ہوں گے۔ لیکن یہ سب کچھ انہوں نے خدا کی رضا کیلئے قبول کیا اس یقین کے ساتھ کہ جس آقا کے حکم کے ساتھ وہ جا رہے ہیں اُس کا پیارا خدا اُن کی مدد کرے گا۔ سو ایسی بے سروسامانی کی حالت میں ڈاکٹروں کا لبیک کہنا بھی ایک نشان تھا جو احسن طریقہ سے پورا ہوا۔

معمولی کمروں کو ہسپتال بنا کر جہاں کوئی چیز بھی میسر نہیں تھی۔ معمولی اوزاروں کے ساتھ اپریشن کئے۔ معمولی دواؤں کا سہارا لیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے عیسائیوں کے تمام قائم کردہ ہسپتال جنہیں کہنہ مشق ڈاکٹر میسر تھے اُن کی طرف سے لاعلاج قرار دیئے گئے مریضوں کو ہمارے احمدی نوآموز ڈاکٹروں نے سہارا دیا اور وہ ان کے علاج سے شفایاب ہو کر نکلے۔ ڈاکٹر خود حیران تھے کہ ہمارے ہاتھوں میں سو فیصد شفا کہاں سے آگئی۔ ڈاکٹر کیا وزیر اعظم سیرالیون نے بھی معجزانہ شفاء دیکھ کر شاندار خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا "معلوم نہیں کہ ان کے پاس کون سا جادو ہے کہ جو مریض بھی وہاں جاتا ہے اُن کی تعریف میں رطب اللسان ہوتا ہے"

(الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۷۴ء)

ان کے ہاتھوں شفاء کیوں نہ ہوتی جبکہ وہ خدائی اشارہ پر اپنے گھر بار چھوڑ کر بہترین ہسپتال کو جہاں وہ کام کرتے تھے خیرباد کہہ کر دُکھی انسانیت کی خدمت کے لئے وہاں گئے تھے۔ پھر امام جماعت کے ساتھ ساتھ پوری جماعت کی دعائیں بھی اُن کے ساتھ تھیں انہوں نے بھی تو امام کی نصیحت "آپ الحمد اللہ سبت پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک حسین اور عظیم رنگ میں ایک چھوٹے سے منصوبے کے لئے قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے" یہ عمل کرتے ہوئے علاج سے پہلے بھی اور بعد میں شافی مطلق سے شفاء کی بھیک مانگی اور مریضوں نے شفاء پائی۔ ان کے دل بار بار پکار رہے تھے کہ شفاء ان کے ہاتھوں سے نہیں ہو رہی بلکہ اس کے پیچھے ایک اور ہی عظیم طاقت کارفرما ہے۔ ایسی طاقت جس نے آج سے چودہ سو سال قبل بھی جب جنگِ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنکریوں کی مٹھی کفار کیطرف پھینکی تھی فرمایا تھا

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

آج رحمت للعالمین کے غلام کے حقیر غلام بھی مریضوں کی شفایابی کے بعد یقیناً وہی آواز سُن رہے تھے کہ اے میرے بندو تم ان کا علاج نہیں کر رہے بلکہ میں علاج کر رہا ہوں۔ نوآموز احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھوں لاعلاج مریضوں کے شفاء پانے میں قبولیت دعا کا اک نشان پوشیدہ ہے۔

اسی کے ساتھ ایک اور نشان کس شان سے پورا ہوا۔ کہ پیارے بلال رضی اللہ عنہ کی زمین جہاں احمدیت کے ابتدائی مبلغین اور مبشرین کو انتہائی دُکھ اور تکلیفیں دی گئیں رات بسر کرنے کے بعد اُن پر وہاں کی زمین بھی تنگ تھی۔ آج انہی ملکوں میں عوام اور حکومتیں ہمارے ہسپتالوں اور سکولوں کے لئے ہزاروں ایکڑ زمینیں بلا معاوضہ پیش کر رہے ہیں۔ (جزاھم اللہ)

تعلیمی معیار کا نشان

جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ افریقہ کے ممالک جہاں جماعت احمدیہ کے مبلغین کے وجود کو گوارا نہیں کیا جاتا تھا۔ عوام اور عیسائیت کے اجارہ دار مخالفت میں پیش پیش تھے آج وقت آیا کہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف ہمارے سکولوں کیلئے سینکڑوں ایکڑ زمین بلا معاوضہ دے دی جو اپنی ذات میں ایک درخشندہ نشان ہے۔

ہمارے سکولوں کو ہر جہت سے ایک مقام حاصل ہے ان سکولوں کے مقابل جنہیں حکومتوں کا سہارا تھا جہاں صرف عیسائیت کا پرچار تھا۔ لیکن چند سال قبل قائم شدہ ہمارے سکول محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اساتذہ کی انتھک محنت اور خلوص کے نتیجے میں اونچے درجے کے سکولوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک تازہ نشان ظاہر ہوا "عمانشہ (نائیجیریا) میں احمدی سیکنڈری سکول کے فارم فائیو نے ویسٹ افریقن ایگزامینیشن کونسل (جو ملک میں سب سے بڑا ادارہ ہے) کا پہلی بار امتحان دیا نتیجہ سو فیصد رہا۔ الحمد للہ"

(الفضل ۶ جون ۱۹۸۱ء)

اس کے علاوہ بھی دوسرے احمدی سیکنڈری سکولوں کے نتائج سکول سرٹیفکیٹ کے امتحانوں میں سو فیصد نکل رہے ہیں۔

دس سال سے بھی کم عرصہ میں جو قوموں کی زندگی ایک پل سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا ان شاندار نتائج کا نکلنا بھی ایک معجزہ اور نشان ہے۔ ایک سکول جس کا اجراء ۱۹۷۰ء میں ہوا تھا کی کارکردگی کے متعلق ایک چیف انسپکٹر نے سکول کی لاگ بک میں چند الفاظ میں ایک مضمون سموتے ہوئے لکھا "اس اسکول کے چلانے والی تنظیم ہماری دلچسپی کا باعث ہے اور جس رنگ میں وہ کام کرتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہے"

الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۷۲ء

حرفِ آخر

نصرت جہاں سکیم ایک زندہ خدائی نشان ہے۔ جس نے افریقہ میں مسیحیت اور تثلیث کے بُت پاش پاش کر دیئے اور تثلیث کے پجاری بھول بھلیوں سے نکل کر اسلام کی کھلی اور سہانی فضا میں آگئے۔ اہلِ افریقہ غلامی کی زندگی سے نجات پا کر ایوانِ حکومت میں جا پہنچے۔ براعظم یورپ کے سفید فام اور تاریک براعظم افریقہ سے سیاہ فام ایک ہی لڑی میں پرو دیئے گئے۔ جہاں اس تبدیلی اور اتحاد میں حضور ایدہ اللہ کی دعائیں شامل تھیں وہاں ہر احمدی خوش ہے۔ کہ اُن کی حقیر قربانی سے ایک انہونی بات ہونی ہو گئی۔ وہاں ہمارے بھائی جنہیں صدیوں سے حقارت کی نظر سے دیکھا جا رہا تھا ایسی تبدیلی پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگے اور خدائے واحد کے آگے سربسجود ہو گئے۔

میرے پیارو اور عزیزو! اس مبارک سکیم کا مالی مطالبہ پورا کرنے سے ہماری ذمہ داریاں ختم نہیں ہوئیں۔ ابھی ہم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکے۔ فرض تو ہمیں تا قیامت جھنجھوڑتا رہیگا۔ ہمیں اب دعاؤں کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے نئے بھائیوں کو استقامت بخشے۔ دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی منزلیں بھی طے کرتے جائیں۔ ابھی ہمیں ان ممالک کے ہر شہر میں سکول اور ہسپتال قائم کرنے ہیں تا خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ کوئی روحانی مریض نظر آئے اور نہ جسمانی مرض میں کوئی مبتلا یقیناً ایک نیک مقصد کے لئے ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہوگی۔ اساتذہ مہیا کرنے ہوں گے۔ سو آج کے ڈاکٹر یا کل کو بننے والے ڈاکٹر آج کے اساتذہ یا کل کو بننے والے اساتذہ حضرت مولوی نورالدین صاحب (خدا تعالیٰ اُن سے راضی ہو) کیطرح اطاعت کی دیوانگی پیدا کریں جنہوں نے حضرت اقدس کیطرف سے دلی پہنچنے کا تار موصول ہوا تو آپ جہاں تھے۔ جس حال میں تھے بچوں کو بتائے بغیر، زادِ راہ کی تسلی کئے بغیر دیوانہ وار چل پڑے۔ سو جب بھی امام جماعت کیطرف سے اشارہ ہو تو لبیک کہتے ہوئے ایک لمحہ کی تاخیر نہ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ سوچتے رہیں اور دوسرا سبقت لے جائے۔

بزرگوں اور والدین کا فرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے اس اعلان کو اپنے سامنے رکھیں اور موجودہ نسل کو ذہن نشین کرائیں رہیں "افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ کو جیتنے کے لئے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سی باتیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا۔

ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ہمیں ٹیچرز کی ضرورت ہے ہمیں بڑی دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اپنے پیار کا جلوہ دکھائے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی"

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۷۰ء)

صنعتی نمائش بر موقع سالانہ اجتماع

"مجلس اطفال احمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ایوان محمود میں منعقد ہو رہا ہے۔ حسب سابق امسال بھی اس موقعہ پر صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ بھرپور کوشش سے اطفال کو خوبصورت ماڈل اور گتے، کپڑے اور لکڑی وغیرہ کی اشیاء خود ہاتھ سے تیار کر کے بھجوانے کی طرف توجہ دلائیں اس مرتبہ انفرادی اوّل، دوم، سوم، انعامات کے علاوہ زیادہ اشیاء بھجوانے والی مجالس کیلئے بھی خصوصی انعامات رکھے گئے ہیں اور تمام مجالس اطفال کی نمائندگی ضروری قرار دی گئی ہے۔

تمام مجالس اطفال اس امر کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

(منتظم نمائش سالانہ اجتماع
مجلس اطفال احمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھوں کی بیماری

ڈاکٹر محمد ریاض الحسن صاحب (ایم بی بی ایس)

آج کل آنکھوں کی ایک بیماری عام مشاہدہ میں آرہی ہے۔ اس بیماری کا آغاز کراچی سے ہوا اور کراچی میں عرصہ ایک ماہ سے آبادی کا ایک کثیر حصہ اس میں مبتلا ہے۔ یہ ایک متعدی مرض ہے اور چھوت سے پھیلتا ہے۔ یہ بیماری ایک ہی وقت میں گھر کے تمام افراد، پھر محلے کے تمام لوگوں حتیٰ کہ تمام آبادی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے ملک کے ممتاز ماہرین امراض چشم اس بات پر متفق ہیں کہ اس بیماری کی وجہ ایک خاص قسم کا وائرس ہے جو صرف آنکھوں پر ہی اثر انداز ہوتا ہے۔

علامات:۔ اس مرض میں مبتلا شخص کو سب سے پہلے آنکھوں میں خارش محسوس ہوتی ہے پھر جلن ہونے لگتی ہے اور گندا پانی بہنے لگتا ہے اور اس کے بعد آنکھیں خون کی مانند سرخ ہو جاتی ہیں اور کئی مریضوں کو ناقابلِ برداشت حد تک آنکھوں اور سر میں درد شروع ہو جاتا ہے اور اس طرح مریض پڑھنے لکھنے اور دیکھنے میں تکلیف محسوس کرتا ہے اور سورج کی روشنی میں آنکھیں نہیں کھول سکتا۔ جب تک وہ رنگدار چشمے کا استعمال نہ کرے۔

احتیاطی تدابیر:۔ (۱) مریض کو چاہیئے کہ وہ آنکھیں صاف کرنے کے لئے رومال یا کوئی کپڑا ہرگز استعمال نہ کرے بلکہ ٹشو پیپر استعمال کرے اور ہر دفعہ اسے استعمال کے بعد ضائع کر دے۔

(۲) مریض رات کو سونے کے لئے جو تکیہ استعمال کرے اس کا غلاف ہر صبح تبدیل کر دینا چاہیئے۔

(۳) مریض کے استعمال کی روزمرہ کی اشیاء خاص طور پر تکیہ۔ رومال۔ تولیہ اور بستر کے دوسرے کپڑے وغیرہ علیحدہ رکھیں تاکہ گھر کے باقی افراد اس بیماری سے محفوظ رہیں۔

(۴) مریض کو چاہیئے کہ ہر روز دو تین مرتبہ پانی اور صابن سے آنکھیں دھوئے اور ڈاکٹر کے مشورے سے دوا استعمال کرے جب بھی کسی کو اس مرض کی علامات شروع ہوں تو فوراً کسی مستند ڈاکٹر سے رجوع کرے تاکہ بروقت علاج ہو سکے۔ اور مرض میں کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو جائے۔

(۵) مریض کو چاہیئے کہ وہ بالکل آرام کرے خاص طور پر پڑھائی لکھائی کا کام بالکل نہ کرے اور سورج کی روشنی میں بھی نہ گھومتا پھرے۔

تندرست اشخاص کو بھی چاہیئے کہ وہ ان دنوں میں آنکھوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں صبح و شام منہ ہاتھ صابن اور پانی سے دھوئیں اور آنکھوں میں حفظِ ماتقدم کے طور پر زنک بورک آئی (ZINC BORIC EYE) کے ڈراپ ڈالیں۔

(نوائے وقت)

فدیہ الصیام اور نظارت خدمتِ درویشاں!

امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ۴ جولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہو گیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ مومن بندے اپنی زندگی میں پھر اک بار حکمِ خداوندی کے تحت روزے رکھکر اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی چاہتے ہوئے اس کا تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرتے ہوئے اپنے دل کو مہبط انوار الٰہی بنائینگے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ پاک میں مسلمان مرد و عورت کو حکم دیتے ہیں کہ جو شخص (عاقل بالغ اور صحت مند) اس مبارک مہینے کو پائے۔ وہ اس کے روزے رکھے۔ البتہ جو ان دنوں بیمار یا سفر پر ہو وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کرے اور وہ افراد جن کی طاقت قریباً ضائع ہو گئی ہو۔ یا کسی دیگر حقیقی معذوری کے باعث روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ وہ ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دیدیا کریں۔

ایسے اصحاب جنہیں خداوند تعالیٰ نے کشائشِ رزق سے نوازا ہے۔ وہ روزہ رکھتے ہوئے بھی ان ایام میں بطور فدیہ رمضان ایک مسکین کو کھانا بھی دیتے رہیں۔ تاکہ ان کے اس نیک عمل میں کسی جہت سے اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ اس زائد نیکی کے عوض پوری ہو سکے۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ۔

فدیہ رمضان کی کوئی شرح مقرر نہیں ہے ہر شخص اپنے ہاں جس قسم اور معیار کا کھانا کھاتا ہے اس کے مطابق وہ اس کی ادائیگی کرے۔

پس ایسے بھائی اور بہنیں جو نظارت خدمتِ درویشاں کے ذریعہ فدیہ الصیام مستحقین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمتِ درویشاں کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ نظارت اپنے انتظام کے تحت یہ رقم بروقت مستحقین میں تقسیم کر سکے۔

نظارت خدمتِ درویشاں

ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کا دورۂ حافظ آباد

محترم جناب مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ سے درخواست کی گئی تھی کہ آپ حافظ آباد تشریف لاکر جماعت کی خواہش کے مطابق درس القرآن دیں چنانچہ آپ نے اس درخواست کو منظور فرمایا اور مورخہ ۱۷/۷/۸۱ بروز جمعۃ المبارک صبح قریباً دس بجے تشریف لے آئے۔ آپ کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر از جماعت دوستوں سے مجلس مذاکرہ کا پروگرام بنایا گیا چنانچہ قریباً ۱۰-۳۰ سے ۱۲-۳۰ بجے تک یہ پروگرام جاری رہا علاوہ اختلافی مسائل کے بہت سے علمی سوالات کئے گئے جن کے آپ نے نہایت احسن اور پراثر رنگ میں جوابات دیئے۔

اس کامیاب مجلس کے بعد آں محترم خطبہ جمعہ کے لئے تشریف لائے چنانچہ آپ نے احباب جماعت کو ایسی قربانی اور استقامت دکھانے کی طرف توجہ دلائی جو ان کو آسمان کے ستاروں کی مانند چمکنے والا بنا دے۔ آمین!

نماز جمعہ کے بعد آپ نے سورۃ جنّ کا درس دیا۔ آپ کے درس میں غیر از جماعت دوست تشریف لائے تھے انہوں نے بڑے غور سے اور توجہ کے ساتھ آپ کے درس کو سنا اور بہت متاثر ہوئے۔ یہاں تک کہ ایک غیر از جماعت دوست نے آپ کو اپنے گاؤں آکر تبلیغ کرنے کی دعوت دی۔ فالحمد للہ!

اس کے بعد مزید قریباً ایک گھنٹہ سوال و جواب ہوتے رہے۔ اس کے بعد محترم مولانا موصوف نے نماز عصر پڑھائی اور احباب جماعت نے اجتماعی دعا کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی آمد جماعت احمدیہ حافظ آباد اور غیر از جماعت دوستوں کے لئے بھی بابرکت ہو۔ آمین!

(مغفور احمد ممر۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حافظ آباد)

قسط (۲۱)

مخلصین جماعت کی طرف سے تحریک جدید کے نمایاں وعدے

۳۸۵	مکرم چوہدری ڈاکٹر محمد خان صاحب۔	علی پور ضلع ملتان	۱۰۴۴ روپے
۳۸۶	" " عبدالرحمٰن صاحب چک ۳۶۶/W.B.	"	۱۲۳۰ "
۳۸۷	" میجر ڈاکٹر کرشن احمد صاحب	ملتان	۶۰۰
۳۸۸	" چوہدری منور احمد صاحب کاہلوں	"	۶۲۵
۳۸۹	" سید سعادت علی شاہ صاحب	"	۵۱۰
۳۹۰	" معراج الحق صاحب	"	۵۰۰
۳۹۱	" میجر انتصار احمد صاحب	"	۵۵۰
۳۹۲	" چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ	"	۵۰۰
۳۹۳	" ملک بشیر محمد صاحب مجوکہ	"	۵۰۰
۳۹۴	" " ناصر احمد صاحب	"	۵۰۰
۳۹۵	" سید ناصر علی شاہ صاحب	"	۵۰۰
۳۹۶	" سیف الرحمٰن صاحب بلوچ	"	۶۰۰
۳۹۷	" ڈاکٹر ارشد محمود صاحب	"	۵۰۰
۳۹۸	" مرزا خدا بخش صاحب	دنیا پور	۵۸۰
۳۹۹	" شیخ محمد منیر اینڈ سنز	"	۵۲۵
۴۰۰	" چوہدری محمد شریف صاحب	لودھراں	۸۰۰
۴۰۱	" ڈاکٹر محمد دین صاحب	دہاڑی	۱۱۵۰
۴۰۲	" چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ	"	۱۴۱۰
۴۰۳	" خان حفیظ احمد خان صاحب	"	۵۷۰
۴۰۴	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	گگو منڈی	۵۷۱

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی میں شمولیت کی تحریک

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ کا عرصہ دین کی خدمت کے لیے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لیے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں۔

(الفضل ۲۳ر مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت اس مبارک تحریک میں جو جماعتی تربیت اور تعلیم القرآن کے لیے بہت ہی بابرکت ثابت ہو رہی ہے جلد سے جلد اس میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار!
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

سیدنا حضرت مصلح موعود اپنی جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے مردو! اور عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو، زمین و آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لیے نہیں کہہ رہا خدا اور اسلام کے لیے کہہ رہا ہوں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قربان کر دو۔"

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہم آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ
عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کیلئے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ان تین باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں اور اگر کہیں کمی نظر آئے تو اسے پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(الف) ادائیگیوں کا آٹھواں مرحلہ چل رہا ہے۔ ہر وعدہ کنندہ سے کل وعدہ کا کم از کم ۱۵٪ حصہ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

(ب) جو کمانے والے افراد کسی نہ کسی وجہ سے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں جس کا مقصد جلد از جلد غلبہ دین حق کا حصول ہے۔ شریک نہ ہو سکے ہوں ان کو اس میں شامل کرنا ہے۔

(ج) جن مخلصین کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے وعدوں میں اضافہ فرمائیں۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء)

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

احمدی بچوں کی تربیت

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۶ء کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ اس طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ انکی ذہنی تربیت ٹھیک رنگ میں کریں۔ کہ کم از کم اٹھنی (لیکن نئی شرح کے لحاظ سے کم از کم ایک روپیہ۔ ناقل) ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں "وقف جدید" کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ ان بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو"

تمام انصار بھائیوں سے گذارش ہے کہ اپنی اولاد کے سلسلہ میں اپنے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ مندرجہ بالا طریق پر عمل پیرا ہوں۔ اور اس امر کی نگرانی فرماویں کہ کوئی احمدی بچہ بھی ایسا نہ ہو جو وقف جدید کے جہاد کے ذریعہ ذہنی تربیت حاصل نہ کر رہا ہو۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

مکرم سید شاہ میر احمد صاحب اشرف۔ کینٹ اشرف گولبازار کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے مورخہ ۲۲/۷/۸۱ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ جو محترم سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم کی پوتی اور مکرم میاں فتح محمد صاحب اسلم درویش قادیان کی نواسی ہے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیزہ نومولودہ کا نام "قیصرہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام اور بزرگان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ قیصرہ کو نیک۔ صالحہ۔ خادمہ دین۔ اور لمبی عمر پانیوالی بنائے نیز والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

(نظارت خدمت درویشاں)

تلاش گمشدہ

میرا بیٹا عزیزم محمد علیم ناصر کل مورخہ ۲۶/۷/۸۱ بعد دوپہر بغیر کوئی وجہ بتائے گھر سے چلا گیا ہے۔ اگر یہ اعلان خود پڑھے تو گھر پہنچ جائے یا کسی اور دوست کو اس کے متعلق علم ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائے بچے کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔

(محمد سلیم کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری آف گنج مغلپورہ لاہور مورخہ ۱۵ر جولائی رات ساڑھے گیارہ بجے سروسز ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ تھے، بڑی سادہ طبیعت ملنسار اور پرہیزگار انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ ۱۶ر جولائی نماز فجر کے بعد مغلپورہ میں پڑھائی گئی بعدہٗ تقریباً چھ بجے صبح بذریعہ ایمبولینس جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک میں مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات اور ہم جملہ پسماندگان کے لئے توفیق و ہمت عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انوار الحق گنج مغلپورہ۔ لاہور)

مجالس انصار اللہ نے اگست/ستمبر میں ہفتۂ اصلاح وارشاد منانا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر سے متعلق ضروری ہدایات

۱۔ عید کے دن نہانا نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سنتِ نبویؐ ہے۔

۲۔ عید الفطر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کھا پی کر نماز عید کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے تھے۔

۴۔ تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو نماز عید ادا کرنے کے لیے عید گاہ جانا چاہیئے۔ جو عورتیں بوجہ عذر نماز نہ پڑھ سکتی ہوں وہ بھی عیدہ گاہ جائیں اور الگ بیٹھ کر امام کا خطبہ توجہ سے سنیں۔ عید گاہ پہنچ کر خاموشی سے امام کا انتظار کرنا چاہیئے اور تکبیرات میں مصروف رہنا چاہیئے۔

۵۔ عید کی نماز دو رکعت ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہتا ہے اور مقتدی آہستہ آواز سے۔ ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیے جاتے ہیں اور امام کی اقتداء میں پہلی رکعت مکمل کی جاتی ہے۔ اسی طریق کے مطابق دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیرات کہی جاتی ہیں۔

۶۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھتا ہے۔ یہ خطبہ نماز عید کا حصہ ہے۔ مقتدیوں کے لیے اس کا توجہ سے سننا ضروری ہے۔ خطبہ سن کر اور دعا میں شامل ہونے کے بعد گھروں کو جانا چاہیئے۔

۷۔ عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریق تھا کہ وہ بلند آواز سے مندرجہ ذیل تکبیرات پڑھتے جاتے تھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

۸۔ عید الفطر کے موقع پر نماز عید سے قبل فطرانہ کی ادائیگی نہایت ضروری ہے جو ہر مرد عورت اور بچے کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔ بچوں میں نوزائیدہ بچہ بھی شامل ہے۔

ماہنامہ خالد یا تشحیذ الاذہان کا چندہ

خریداران ماہنامہ خالد۔ تشحیذ الاذہان سے درخواست ہے کہ چندہ خریداری بھواتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں یا پھر اس بات کی وضاحت ضرور فرمائیں کہ نئی خریداری ہے یا پرانے خریدار ہیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد تشحیذ الاذہان ربوہ)

دار الفتوح کالونی

خسرہ ۱۳۲۵-۱۳۱۶

ریلوے اسٹیشن قریب، مسجد اقصیٰ قریب، بازار قریب، زمینی پانی میٹھا اور بالمقابل دار الرحمت ربوہ، ان خوبیوں کے خواہشمند حضرات نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ پانچ مرلہ و دس مرلہ کے پلاٹس برائے فروخت موجود ہیں۔

چوہدری محمد صدیق

فضل عمر پراپرٹی ڈیلرز

نزد ریلوے پھاٹک، اقصیٰ روڈ ربوہ، فون دفتر ۶۴۰ ؛ فون رہائش: ۵۴۰

ایک افسوسناک حادثہ اور دعائے مغفرت

سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ مقیم گھانا مغربی افریقہ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ برادرم مکرم مولوی محمد یوسف یاؤسن صاحب ریجنل مبلغ سنٹرل ریجن گھانا کی اہلیہ محترمہ سودا یاؤسن صاحبہ ایک حادثہ میں فوت ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ط

مرحومہ ۳۰ جون بروز منگل سالٹ پانڈ سے ۶ میل دور مانکسم سے شام کے وقت ایک پسنجر کار کے ذریعہ واپس گھر آ رہی تھیں کہ مخالف سمت سے آنے والی ایک بڑی بس کی ٹکر کے نتیجہ میں ان کی پسنجر کار حادثہ کا شکار ہو گئی جس سے سات افراد موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے جن میں ایک مرحومہ بھی تھیں۔ مرحومہ کی عمر ۳۱ سال تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑا بچہ عزیزم بشیر الدین عمر ۵ سال اور دوسری چھوٹی بچی سعیدہ عمر ۳ سال ہے۔ مرحومہ مکرم جبرائیل آدم صاحب سرکٹ مبلغ آگونا سویڈرو کی صاحبزادی تھیں۔

مرحومہ عمدہ اخلاق کی مالکہ تھیں خصوصاً جلسہ سالانہ گھانا کے ایام میں محترمہ مہمانوں کی خاطر مدارت میں محترم مولوی صاحب کا خوب ہاتھ بٹاتی تھیں۔ جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

یکم رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک کو مرحومہ کی نماز جنازہ امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ گھانا مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم صاحب نے سالٹ پانڈ میں پڑھائی۔ اس سے قبل آپ نے سوگواروں کو جو کثیر تعداد میں احمدیہ مشن ہاؤس سالٹ پانڈ کے سامنے جمع تھے۔ نصائح کیں اور صبر کی تلقین کی۔ اس کے بعد جنازہ اکرا فول لایا گیا۔ جہاں دوبارہ نماز جنازہ ادا کی گئی اور پھر اکرا فول کے قبرستان ہی میں مرحومہ کو دفن کر دیا گیا۔ اس قبرستان میں گھانا کے سب سے پہلے احمدی حضرت مہدی آپا مدفون ہیں اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس قبرستان میں تشریف لا کر دعا کی ہے۔

ہم تمام مبلغین جماعت احمدیہ گھانا۔ سٹاف آف نصرت جہاں سکولز و ڈاکٹر صاحبان آف نصرت جہاں سکیم محترم مولوی محمد یوسف یاسن صاحب مبلغ سنٹرل ریجن کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے معصوم بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

سیالکوٹ میں نماز عید

سیالکوٹ شہر میں عید کی نماز جامع مسجد احمدیہ میں ساڑھے آٹھ بجے ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد سیالکوٹ شہر)

ہم اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں

عید مبارک

پیش کرتے ہیں، اسلام کی فتح و کامرانی کی حقیقی عید اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں نصیب کرے (آمین)

فضل عمر پراپرٹی ڈیلرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

بقیہ بحرِ حکمت کے موتی۔ (صفحہ ۷ سے آگے)

وہ نور کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ جیسے کہ جب چاند کی ۲۹ تاریخ ہو جاتی ہے اور رات بالکل اندھیری ہوتی ہے تو نئے چاند کے نکلنے کا وقت ہوتا ہے تو اس زمانہ کو بھی خدا تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے نام سے موسوم کیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

اسی طرح جب نور اپنے کمال کو پہنچتا ہے تو پھر وہ گھٹنا شروع ہوتا ہے جیسے کہ چاند کو دیکھتے ہو اور اسی طرح سے یہ قیامت تک رہے گا کہ ایک وقت نور کا غلبہ ہوگا اور ایک وقت ظلمت کا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۲۸)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴